

ہو سیو پتھی بھی ہے جس میں ایسے اجزا استعمال کیے جاتے ہیں جو صرف الکوحل میں حل ہو سکتے ہیں۔ ان ادویات کو بطور عطر جسم پر ملائیں جاتا بلکہ ایک دو قطرے پانی میں ملا کر بطور دوا استعمال کیے جاتے ہیں یا بنی سنتی شکر کی گولیوں پر یہ قطرے ڈل کر دوا گولیوں میں ختم کی جاتی ہے۔ یہ الکوحل اڑ جاتی ہے اور گولی پر صرف دوا کا اثر رہ جاتا ہے۔ میرے علم میں نہیں کہ ہمارے فقیہ اس استعمال کو ناجائز قرار دیتے ہوں۔ ایسے ہی بعض عطیریات ہیں جو صرف الکوحل میں حل ہو سکتے ہیں۔

اب چند لمحات کے لیے اس پر غور کریں کہ جسم یا لباس پر کولون کے استعمال کے بعد کیا صورت حال واقع ہوتی ہے۔ الکوحل چند لمحات میں بخارات کی ٹھکل میں اڑ جاتی ہے اور جسم پر صرف خوشبو ہاتھ رہ جاتی ہے، کویا جسم پر جو چیز ہاتھ رہتی ہے وہ عطر ہے، نہ کہ الکوحل جس کی ہنا پر لہاس یا جسم کو بغیر تصور کیا جائے۔ ہم یہاں پر اس بحث میں نہیں جانا چاہتے کہ خود الکوحل میں جو نجاست ہے وہ مادی ہے یا روحانی و اخلاقی۔ چونکہ الکوحل جسم یا لباس پر ہاتھ نہیں رہتی اس لیے جسم یا لہاس کا بغیر ہونا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ ہم نے جان کر یہاں اس دلیل کا ذکر نہیں کیا ہے بعض ہم عصر علماء بیان دہنے والے ہیں یعنی الہ مدنیہ کا عمل۔ ان کا کہتا ہے کہ حرمین شریفین کے علماء کولون کے استعمال کو نہ صرف جائز سمجھتے ہیں بلکہ عملًا خود استعمال کرتے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں قباحت نہیں۔ ہماری رائے کی بیاناد صرف قرآن و حدیث کا ظاہر مفہوم ہے۔

ایک آخری بات، اگر کسی شخص کا دل جسے ایک حدیث صحیح میں مفتی کیا گیا ہے اس تعبیر و تشرع سے مطمئن نہ ہو تو یہ قطعاً ضروری نہیں ہے کہ کولون ہی استعمال کر کے محظوظ ہوا جائے۔ ہمارے روایتی عطیریات جو عموماً کسی تبل کو بیان دہنے کریں گے جاتے ہیں، دنیا میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں، ان کا استعمال کریں۔ اور اگر آپ کا قلب مندرجہ بالا رائے پر مطمئن ہو تو کولون کو گنہ کجھتے ہوئے نہیں قلب کی صفائی کے ساتھ استعمال کریں۔ *وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ (۱)*

### زرعی اراضی کی تحدید ملکیت

کیا زرعی زمین کی زیادہ سے زیادہ ملکیت کی کوئی حد مقرر کرنا قرآن و سنت کے احکام سے متعارض امر ہے؟ کیا قوی اور ملکی مفاد میں حکومت وقت، ملکیت زمین کی کوئی حد مقرر کر سکتی ہے یا اس کی مجاز ہے؟

شریعت اسلامیہ میں حلال اور جائز درائع سے ملک شدہ اشیا بیشمول اراضی وغیرہ کی ملکیتی تحدید کے بارے میں خصوصی اصول و ضوابط اختیار نہیں کیے گئے ہیں۔ البتہ انفرادی ملکیت کے مفاد علماء اور اجتماعی مصالح پر جو اثرات مترتب ہوتے ہیں ان کے تنازع میں ایسے قواعد موجود ہیں جو ذاتی حق ملکیت کی عمومیت کو

نمایاں حد تک کچھ خصائص اور شرائط کا پابند ہناتے ہیں۔

زرعی اراضی کی تحدیدہ ملکیت کا مسئلہ مختلف ریاستوں میں نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ ذرائع ملکیت یکساں حکم نہیں رکھتے اور نہ ہی ایک علاقے کا عمومی مفاد دوسرے یا اُپر کی اجتماعی مصلحتوں سے یقیناً مشتمل رکھتا ہے۔ مخصوصی اعتبار سے بھی یہ مسئلہ کافی تفصیل طلب ہے لیکن فی الوقت جلد تفصیل ہمارا موضوع نہیں، لہذا ہم محض تحدیدہ ملکیت کو جواز فراہم کرنے والے ان قوانین کا ذکر کریں گے جو کسی بھی ریاست کے لیے مخصوص حالات اور شرعی مقاصد میں ذکورہ اقدام کی وجہ جواز بن سکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ قوانین ذاتی حقوق ملکیت میں ریاست کی مداخلت اور استحقاق کو ثابت کرتے ہیں۔ غالباً انھی خاص اصولوں کے سبب یہ مسئلہ از قبیل احتجاد دکھائی دیتا ہے اور تحدیدہ ملکیت کے بارے میں خلفاء راشدین اور دیگر اسلامی حکمرانوں کا تعامل دیکھ کر واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی اسلامی حکومت میں مصلحت عامہ کے تحت یہ موضوع اولیٰ الامر کے لیے محل احتلاء ہے۔

۱۔ الحجر - ذاتی ملکیت میں تصرف سے معانعت: مذاہب اربعہ کے فقہاء اس بات پر تقریباً متفق نظر آتے ہیں کہ کسی بھی شخص پر ضیاع مل، لغویات میں اسماک، اسراف و تبذیر، لہو و لعب اور مکروہ و حرام امور میں جلا ہو جانے کے سبب ریاست ایسی پابندی عائد کر سکتی ہے جو اس شخص کے لیے ذاتی املاک میں کسی بھی تصرف کو منوع قرار دے دے۔ (۱)

۲۔ زائد اموال میں ریاست کی مداخلت: اس قاعدے کی بنیاد اگرچہ قرآن پاک میں محض ترغیب کے پہلو سے ذکر ہوئی ہے (۲) مگر خلفاء راشدین میں سے حضرت عمرؓ (۳) اور حضرت عثمان غنیؓ (۴) سے یہ ثابت ہے کہ وہ دونوں بطور حاکم لوگوں سے عند الضورت اس کا مطالبہ کرتے رہے۔ حضرت عثمانؓ نے کئی سبقہ عطیات واپس لے لیے۔ (۵) بعد میں حضرت عمر بن عبد العزیز نے بھی اسی سنت پر عمل کیا اور کئی جاگیریں قویٰ تحویل میں لے لیں۔ (۶) عملی اقدام کے علاوہ حضرت عمرؓ نے اس نظریہ کا اظہار ایک سے زائد مرتبہ کیا۔ (۷)

۳۔ التسعیر - لوگوں کی قابل فروخت مملوکہ اشیا کی جبراً قیمت مقرر کرنا: عمومی اصول کے مطابق انسان مملوکہ اشیا کی اپنی مرضی کے مطابق خرید و فروخت کر سکتا ہے اور ان کی قیمت مقرر کرنے کا اسے اختیار حاصل ہے مگر مخصوص حالات میں ریاست عام افراد سے ان کی یہ آزادی سلب کرنے کا حق رکھتی ہے اور اپنی مرضی سے قیتوں کا تقرر کر سکتی ہے جو عام لوگوں کی قوت خرید کے عین موافق ہو۔ اس قانون کی عملی تفاصیل میں اگرچہ اختلاف کی گنجائش موجود ہے مگر اسلامی شرع میں اس اصول کی اہمیت اور حقیقت کا اقرار کیا گیا ہے۔ (۸)

اسلامی ریاست عام مسلمانوں کے اجتماعی مفاد اور عمومی مصلحت کا تحفظ چونکہ بجز ایسے قوانین کے نہیں